☆۔ہلاکت انگیز بدترین جُرم۔☆

(۱۱)

قتلِ ناحق

(ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ)

ابوعبداللہ

(ہمارا عزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)
(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بسم اللہ،الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

بڑی ہلاکت: قرآنی احکامات کو من وعن نہ ماننے کی وجہ سے الا ماشاءاللہ مسلمانوں کی اکثریت دیگر غلط فہمیوں کی طرح مذکورہ موضوع (یعنی قتل وغارت) کے حوالے سے بھی بہت بڑی ہلاکت میں مبتلا ہو کر دنیا و آخرت دونوں برباد کر چکی ہے۔ کفار سے کیا گلہ، مذہبی منافرت، تعصب اور فرقہ واریت کی آڑ میں تو مسلمان، مسلمان کے خون کا پیاسا ہو چکا ہے۔ علماء حضرات کی طرف سے سر قلم کرنے کے فتوے، جنگ و جدل، خونریزی، عبادت گاہوں میں بم دھماکوں..... نے انسان کا زمین پر رہنا مشکل بنا دیا ہے۔ یہ مختصر تحریر اسی بھنور سے نجات کی ایک منفرد کاوش ہے۔

نـــوٹ: سب کی ذمہ داری ہے کہ دین کے حساس معاملات پر رائے دہی میں انتہائی ذمہ داری اور محتاط رویہ اپنائیں۔ لیکن دوسری طرف ردّ عمل میں قانون سے بالا تر ماورائے عدالت اقدام (Extrajudicial Activities) کی طرف کسی صورت نہیں جانا۔ بلکہ سر قلم کرنے کے فتوے جاری کرنے کی بجائے، قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے معاملات ریاست کے حوالے کرنے ہیں۔ ورنہ کسی گروہ کا بھی زمین پر رہنا ممکن نہیں رہے گا۔

ابلیس کے اہداف: ابلیس کی اصل دشمنی انسان کے ساتھ ہے۔ یہ نسل انسانی کا بدترین دشمن ہے۔ اس ظالم کے بنیادی اہداف یہ ہیں:

(۱)۔ انسان کو ابدی طور پر جہنم کا ایندھن بنانا۔ (۲)۔ دنیا میں انسان کو اللہ اور اسکے پیارے رسولوں (علیہم السلام) کا دشمن بنانا۔ انسان کو شرک، بدعات اور دیگر گناہوں کی دلدل میں ڈبونا۔ (۳)۔ انسان کو انسان کا دشمن بنا کر فتنہ وفساد اور قتل وغارت گری کی ہلاکت میں مبتلا کرنا۔

ناحق قتل وغارت ابلیس کا انتہائی محبوب مشغلہ ہے، جس پر اکسانے کیلئے وہ بھرپور قوت سے انسانیت پر حملہ آور ہے۔ دنیوی، ملکی مفادات، کنبہ وقبیلہ، خاندانی عصبیت کی بنا پر لڑائی جھگڑوں کے ذریعے انسانی ہلاکت کا جال تو ابلیس ہمیشہ سے ہی استعمال کر رہا ہے۔ لیکن فی زمانہ مذہب، فرقہ واریت کے نام پر جو باہمی قتل وغارت کا بازار اس مکار دشمن نے گرم کرایا ہے، وہ بہت بھیانک ہے۔ جس کے نتیجے میں کلمہ گو لوگوں کی اپنی زندگیاں تو اجیرن بنی ہی ہیں، لیکن اقوام عالم میں اسلام انتہائی بُرے

طریقے سے بدنام ہوگیا ہے۔حالانکہ کہ پروردگار نے اس گھناؤنے ظلم سے بچانے کیلئے انتہائی سخت احکامات نازل کئے ہیں لیکن کوئی قرآن پر کان دھرے تو ہلاکت سے نجات ملے۔!

قرآن کی شدید تنبیہات

حُرمتِ جان کی پامالی سے چونکہ انسان کی بقا خطرے میں پڑ جاتی ہے اور انسان کا زمین پر رہنا ممکن نہیں رہتا، اسلئے خالق نے شرک کے بعد سب سے شدید تنبیہات اسی گھناؤنے جرم پر نازل فرمائی ہیں۔لیکن افسوس کہ الا ماشاءاللہ انسان کو ان تنبیہات کا کوئی لحاظ نہیں رہا اور انسان کا قتل ایک معمولی چیز بن چکا ہے۔اہل عقل ودانش کیلئے یاد دہانی کے طور پر خالق کی تنبیہات پیش خدمت ہیں:

☆ **قتل وغارت کی ممانعت:** ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَآءَ کُمْ وَ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ۝﴾ (البقرہ:2: آیت:84)

''پھر ذرا یاد کرو، ہم نے تم سے مضبوط عہد لیا تھا کہ آپس میں ایک دوسرے کا خون نہ بہانا اور نہ ایک دوسرے کو گھر سے بے گھر کرنا، تم نے اقرار کیا اور تم اسکے شاہد بنے۔''

☆ **ایک انسان کا قتل تمام انسانوں کے قتل کی مثل:** ارشاد ہوا:

﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًاۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا وَ مَنْ اَحْیَاهَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا۝﴾ (المائدہ:5: آیت:32)

''اسی سبب سے لکھ دیا تھا ہم نے بنی اسرائیل پر کہ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور سبب سے قتل کیا تو اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی ایک انسان کو بچایا، اس نے گویا تمام انسانوں کو بچالیا۔''

اللہ کے ہاں انسانی جان کی قدر و قیمت اس قدر اہم ہے کہ ایک انسان کا ناحق قتل ساری انسانیت کے قتل کے مترادف اور ایک انسان کی جان بچانا ساری انسانیت کی جان بچانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔لیکن افسوس کہ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔

فسادفی الارض: سرکشی اورظلم کے ذریعے سے نظمِ اجتماعی کی بربادی اورلوگوں کا جینا حرام کردینا فساد فی الارض کہلاتا ہے۔ایسی سرکشی اگر بے قابو ہوجائے تو عدالت ایسے لوگوں کے قتل کے احکامات جاری کرسکتی ہے۔

☆ **اہل ایمان کاقتل:** مذکورہ بات توتھی عام انسانوں کےقتل کی،جبکہ اہل ایمان مسلمانوں کی بابت اللہ نے انسانیت کوانتہائی زوردارانداز سے خبردارکردیا:

﴿ وَ مَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَہَنَّمُ خٰلِدًا فِیۡہَا وَ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ لَعَنَہٗ وَ اَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیۡمًاo﴾ (النساء:4:آیت:93)

''اور جوکسی اہل ایمان کو جان بوجھ کرقتل کرے اسکی سزا جہنم ہے،وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہے گا اور اس پراللہ کاغضب اوراسکی لعنت ہوئی اوراسکے لئے اس نے بڑاسخت عذاب تیارکررکھاہے۔''

خدارا ذرادل ودماغ کھول کراس پرزوردارتنبیہ پرغورفرمائیں کہ جس نے دانستہ طورپرناحق کسی اہل ایمان کی جان لی اوراسکی توبہ(جسکا دنیامیں قاعدہ قصاص یادیت ہے)نہ ہوسکی تو:

(۱)۔اسکابدلہ جہنم ہوگا، (۲)۔جہنم میں وہ جلے گاہمیشہ ہمیش، (۳)۔وہ بدنصیب اللہ کے غضب کا شکارہوگیا،(۴)۔اللہ کی لعنت اور پھٹکاراس پرآپڑی،(۵)۔اوراللہ تعالیٰ نے اسکے کیلئے بہت بڑاعذاب تیارکررکھاہے۔

کیااس ضمن میں غفلت کی کوئی گنجائش باقی رہ گئی ہے۔کاش ہم ہوش کے ناخن لےکرزندگی بسرکریں۔

جان ومال میں اذیت ونقصان کی راہ اختیارکرنا،اتنابڑاجرم ہے کہ انسان دائرہ اسلام سے ہی خارج ہوجاتاہے:

''اوران کے پیچھے لگ گئے جوسلیمان کے عہدسلطنت میں شیاطین پڑھاکرتے تھے۔اور سلیمان نے توکفرنہ کیاتھابلکہ یہ شیطانوں کا کفرتھاکہ وہ لوگوں کو جادوسکھلایا کرتے تھے،اوربابل شہرمیں ہاروت اور ماروت دوفرشتوں پرجواتاراگیاتھاوہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک جادونہیں سکھاتے تھے،جب تک یہ کہہ نہ لیتے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش بن کرآئے ہیں،لہٰذاتم جادوسیکھ کرکفرنہ کرو۔'' (البقرہ:102)

کائنات کے دو سب سے بڑے سنگین ظلم 'شرک' اور 'قتل ناحق' ہیں، لہٰذا ظالموں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون یوں واضح فرما دیا:

﴿ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴾ (المومن:40: آیت:18)

''اور انہیں قریب آنے والے دن سے ڈرا دو جبکہ دل غم سے بھر کر گلوں کو آ رہے ہوں گے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول کی جائے۔''

یعنی بروز قیامت ظالموں کی فریاد رسی نہ کی جائے گی۔

انسانی جان کی حرمت اللہ کے نزدیک اتنی زیادہ ہے کہ ایک طرف تو قاتل کیلئے جہنم کی وعید ہے تو دوسری طرف اسکے لئے دنیا میں قتل کی سزا مقرر ہے۔ یہی وہ سزا ہے جو معاشرے میں نئے قاتل پیدا نہیں ہونے دیتی۔ کیونکہ اگر جان و مال کی آبرو کا تحفظ اٹھ جائے تو فساد برپا ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید سے آگاہی کے بعد اس گھناؤنے جرم پر مزید عبرت اور توبہ کیلئے نبی کریم ﷺ کے فرامین پر غور فرمائیں:

فرامین رسول ﷺ سے عبرت

☆ ((المسلم من سلم المسلمون من لسانه و يده)) (صحیح بخاری، الایمان، رقم:10)

''مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

یعنی جسکی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ نہیں اسکی مسلمانی کیسی؟

☆ ''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ جہنم سے دور اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو چاہیے کہ اس کو موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہ برتاؤ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہو۔'' (صحیح مسلم، الامارہ، رقم:1844)

کیا ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں کہ ہمیں ناحق قتل کیا جائے.......؟

☆ ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اسکی خیانت کرتا ہے نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اسے بے سہارا چھوڑتا ہے۔ ایک مسلمان کی عزت، اسکا مال اور اسکا خون دوسرے مسلمان

پر حرام ہے۔“ (ترمذی البر والصلۃ:1927، بخاری و مسلم)

☆ ”مسلم وہ ہے جس کی زبان درازیوں اور دست درازیوں سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مومن وہ ہے جس کی طرف سے اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں لوگوں کو کوئی خطرہ نہ ہو۔“ (ترمذی، کتاب ایمان واسلام، نسائی)

☆ ”جو شخص ظالم کے ساتھ چلتا ہے تاکہ وہ اسکو تقویت پہنچائے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہے، ایسا شخص اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔“

(شعب الایمان، 54/6، رقم:7479، مشکوٰۃ:5135)

حرف آخر! حجۃ الوداع کے موقع پر حرف آخر کے طور پر نبی کریم ﷺ نے امت کو اس ضمن میں سخت تنبیہ فرمادی:

”بے شک تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری عزتیں اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمھارے اس دن (10 ذوالحجہ) کی حرمت، تمھارے اس شہر اور تمھارے اس مہینے میں ہے۔ اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے، وہ تم سے تمھارے اعمال کے متعلق باز پرس کرے گا۔ خبردار! تم میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارو! سن لو جو یہاں حاضر ہے، وہ غائب کو یہ باتیں پہنچادے............ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار کیا میں نے (تمھیں پیغام) پہنچا دیا؟، کیا میں نے (تمھیں پیغام) پہنچا دیا؟ ہم (صحابہؓ) نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ گواہ ہو جا۔“

(صحیح بخاری، المغازی، رقم:4406)

کیا اب بھی شک کی کوئی گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ لیکن افسوس کہ آج بھی ہم مختلف حیلوں بہانوں سے مذہبی تعصب کی بنا پر ایک دوسرے کی جان لینے پر تلے ہوئے ہیں۔ اللہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

قتل حق: دین مین قتل کی درج ذیل شکلوں کے علاوہ دیگر شکلیں ناحق قتل کے ضمن میں شمار کی گئی ہیں: قرآنی تعلیمات کی رو سے: (۱)۔ جان کے بدلے جان، (۲)۔ فساد فی الارض کے بدلے جان۔ (۳)۔ جہاد یعنی کفار اور مسلمانوں کی باہم خانہ جنگی کی شکل میں جان۔

جبکہ احادیث وروایات کے تحت ان تین کے علاوہ: شادی شدہ زانی کیلئے رجم کی سزا کا ذکر آیا ہے۔

یادرکھیں! جان کے بدلے جان بھی از خود نہیں لی جاسکتی، بلکہ یہ ریاست کی ذمہ داری ہے، معاملہ قاضی یا عدالت میں لے جانا ہوگا اور یہ کام حکومتِ وقت کے ذریعے انجام پائے گا۔ اگر حکومت سے انصاف نہ ملے تو قانون ہاتھ میں لے کر فساد برپا کرنے کی بجائے صبر سے کام لے کر معاملہ اخروی عدالت پر چھوڑنا ہوگا۔

افسوس کہ ہم فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھتے ہوئے ایک دوسرے کی جان کے دشمن ہو چکے ہیں۔ کوئی رب کے نام کو ڈھال بنا کر، کوئی رسول (ﷺ) کے نام کو تو کوئی آل رسول یا آل اصحاب (رضی اللہ عنہم) کے نام کو ڈھال بنا کر ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہا ہے۔ دنیا میں اس کام کا نتیجہ فساد فی الارض کے سوا کچھ اور نہیں، یہی ابلیس کی کامیابی ہے۔ کیسا ہی معاملہ ہو ہمیں باہم قتل و غارت تک کسی صورت نہیں جانا چاہئے۔ قانون ہاتھ میں لے کسی کی جان لینے کی اجازت نہیں۔ انفرادی طور پر کسی کی خود جان لینے کی بجائے، معاملہ ہر صورت میں قاضی یا عدالت میں ہی لے جانا ہوگا تاکہ فساد فی الارض سے بچا جا سکے۔ ورنہ اس زمین پر ہم سب کیلئے رہنا دشوار ہو جائے گا۔ اللہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

ہم باز کیوں نہیں آتے؟

اب آخری اہم سوال یہی ہے کہ قرآن وسنت میں موجود واضح قانون اور اتنی شدید تنبیہات کے باوجود بھی مسلمان باہم قتل و غارت گری (بالخصوص مذہبی بنیادوں) سے کیوں باز نہیں آتے؟

اس کا اصل محرک تو شیطان ہی ہے جو مختلف وجوہات سے انسان کو قابو کرتا ہے۔ لہٰذا اس ضمن میں مذکورہ صورتِ حال کی اصل وجہ خیر القرون یعنی آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحابؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے بعد ہمارے اُصولِ دین میں پیدا ہونے والی تبدیلی ہے۔ جب تک ہمارا دین کا تصور درست نہیں ہو جاتا مسلمانوں کو قتل و غارت گری سے روکنا ممکن نہیں۔ اس ضمن میں آگاہی کیلئے دیکھئے ہماری تحاریر:

(''امت مسلمہ کا اخلاقی زوال''، ''زبان سے کلمہ کا اقرار اور نجات کی ضمانت؟'' اور ''قرآن مجید کی حاکمیت'')

اللہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

سچی سُچی رہنمائی (Pure Guidance)

پمفلٹ (Pamphlets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم تحاریر کی بجائے پمفلٹ کی شکل میں زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر

1	ہماری حقیقت (نفس اور روح)	2	دین کی اصل
3	ایمان کی مختلف حالتیں	4	ہدایت پر ضروری معلومات
5	اصل اور جواز	6	تطبیق: ہدایت کیلئے ناگزیر
7	قرآن سے رہنمائی پر ایک بڑی غلط فہمی	8	قرآن فہمی کی اہمیت
9	جزوی اسلام کا نتیجہ	10	توبہ اور بخشش کا قرآنی ضابطہ
11	قتلِ ناحق (ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ)	12	قلب کی حالتیں
13	اخروی زندگی کی جھلک	14	ابدی زندگی کی حسرتیں
15	فریضہ دعوت و اصلاح	16	جہاد (زیرِ تحریر)
17	انفاق فی سبیل اللہ	18	زندگی کیا ہے؟
19	موت کو دریافت کرنا	20	تزکیہ و تقویٰ
21	سکون کے ذرائع	22	نظروں سے اوجھل بے عدلی کی شکلیں
23	خضاب کی شرعی حیثیت	24	اختلاط: نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش
25	ابلیس انتہائی مکار دشمن	26	

﴿آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

نوٹ: دیانتداری سے کوشش تو پوری کی گئی ہے کہ سچائی کو واضح کیا جائے۔لیکن انسانی کاوش خطا سے پاک نہیں۔اسلئے جو بھی کوئی خطا ہوئی ہوگی تو وہ دانستہ نہیں، بلکہ سہواً ہوئی ہوگی۔لہٰذا اگر کہیں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔